کامران طاہر☆

حدیثِ سفینہ

الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: « مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَىٰ حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَىٰ سَفِينَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَىٰ مَنْ فَوْقَهُمْ، فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَىٰ أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا » [صحيح البخاري: ٢٤٩٣]

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی حدوں پر کاربند رہنے والے اور ان میں مبتلا ہونے والے کی مثال ایسے (کشتی پر سوار) لوگوں کی ہے جنہوں نے کشتی کے حصے بذریعہ قرعہ باہم تقسیم کر لئے ،بعض کے حصے میں (کشتی کا) اوپر والا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں نیچے والا۔ نیچے والے لوگ پانی کی ضرورت کے وقت اوپر والے لوگوں پر سے گزرتے ، پھر اُنہوں نے کہا کہ اگر ہم اپنے (نیچے والے) حصے میں سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں۔ اب اگر (اوپر والے) ان (نیچے والوں) کو ان کے ارادوں کے موافق چھوڑ دیں تو سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان (نیچے والوں) کے ہاتھ روک لیں گے تو وہ (اوپر والے) اور سب لوگ بچ جائیں گے۔''

یہ اور اس معنی کی دوسری روایات بنیادی طور پر سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔ مذکورہ بالا روایت مختلف الفاظ کے ساتھ ان کتب میں بھی وارد ہے۔ صحیح البخاري: ٢٦٨٦، جامع الترمذي: ٢١٧٣، صحیح ابن حبان: ٢٩٧، ٢٩٨، ٣٠١، سنن البیهقي: ١٠/ ٩١، مسند أحمد: ٤/ ٢٦٨، ٢٦٩، ٢٧٠، مسند البزّار: ٣٢٩٨، المعجم الأوسط: ٩٣١٠۔

درج بالا کتب میں پائی جانے والی روایات میں کچھ فرق کے ساتھ یا تو مترادِف اور وضاحتی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں یا بظاہر مختلف۔ ذیل میں ہم ان روایات کے الفاظ کو ان کے فرق اور وضاحت کے ساتھ پیش کرتے ہیں:

مترادِفات ومتعارضات

❶ سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح البخاري، جامع الترمذي، صحیح ابن حبان، سنن

☆ فاضل المَعْهَد العَالِي للدّعْوَة والإعْلام تابع جامعہ لاہور الاسلامیہ

البيهقي، مسند أحمد، مسند البزّار اور المعجم الأوسط وغیرہ میں روایت کی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے: ① مثل القائم على حدود الله والواقع فيها ② مثل القائم في حدود الله والمدهن فيها ③ والآمر بها والناهي عنها ④ مثل القائم علىٰ حدود الله تعالىٰ والراتع فيها والمدهن فيها ⑤ المداهن في حدود الله والرّاكب حدود الله ⑥ مثل الواقع في حدود الله والمداهن فيها.

معنی

القائم: قائم رہنے والا، الآمر: حکم کرنے والا، الناهي: روکنے والا، المداهن: سستی کرنے والا، الواقع: مبتلا ہونے والا، الراتع: خوب چرنے والا، الرّاكب: سوار ہونے والا۔

حاصل معنی

منکرات سے منع کرنے والے، منکرات کا اِرتکاب کرنے والے، اسی طرح ان کا حکم اور اُن کے ساتھ مفاہمت اِختیار کرنے والے کی مثال۔

❷ مذکورہ کتب میں انہی صفات کے حامل لوگوں کی مثال کے متعلق نبی کریم ﷺ سے یوں مروی ہے: ① كمثل قَوْم، ② كمثل نفر ثلاثة.

معنی

قوم: جماعت، نفر ثلاثة: تین اَفراد

حاصل معنی

جماعت

❸ کشتی پر سوار لوگوں کے جگہ کی تقسیم کے بارے میں صحيح البخاري، جامع الترمذي، صحيح ابن حبان، سنن البيهقي، مسند أحمد اور مسند البزّار میں: اسْتَهَمُوا کا لفظ، المعجم الأوسط میں: تَوَزَّعُوا جبکہ صحيح ابن حبان کی ایک روایت میں فَاقْتَرَعُوا کے اَلفاظ مرقوم ہیں۔

معنی

استهموا: انہوں نے حصہ بانٹا، توزعوا: آپس میں تقسیم کرلیا، فاقترعوا: قرعہ اندازی کی۔

حاصل معنی

باہم تقسیم کرنا۔

❹ تقسیم میں کچھ لوگوں کو کشتی کے اوپر والا حصہ آیا اور کچھ کو نیچے والا، نیچے والوں میں سے لوگوں نے سوچا کہ پانی کیلئے اوپر والوں کو تکلیف سے بچایا جائے، ان کے اس اقدام کے بارے میں صحيح البخاري، سنن البيهقي اور مسند أحمد میں لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا، سنن الترمذي اور مسند أحمد میں فَإِنَّا نَنْقُبُهَا فِي أَسْفَلِهَا، جبکہ صحيح ابن حبان میں نَخْرِقُ دفّة السَّفِينَة کے الفاظ مروی ہیں۔

معنی

لو أَنَّا خَرَقْنَا: اگر ہم پھاڑ دیں، فَإِنَّا نَنْقُبُهَا: ہم اُس (کشتی) میں سوراخ کر دیتے ہیں۔

حاصل معنی

سوراخ کرنا۔

وضاحت

ابن حبان کی روایت میں ہے: فَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنْهُمْ افْعَلُوا کہ "ان میں سے بیوقوفوں نے کہا: کر گزرو!"

❀ ———— ❀ ———— ❀

❺ جاہلوں کی ترکیب پر عمل کے الفاظ، صحيح البخاري میں: فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَة، صحيح ابن حبان کی ایک روایت میں: فَأَهْوَىٰ إِلَىٰ فَأْسٍ لِيَضْرِبَ بِهَا أَرْضَ السَّفِينَةِ اور دوسری روایت میں: فَأَخَذَ الْفَأْسَ فَضَرَبَ عَرْضَ السَّفِينَةِ جبکہ تیسری روایت میں فَأَخَذَ القدوم کے الفاظ موجود ہیں۔

معنی

فأخذ الفأس، فأخذ القدوم: پس اس نے کلہاڑا پکڑا، فَجَعَلَ يَنْقُرُ، فَضَرَبَ: اور مارنا شروع کیا۔

حاصل معنی

اس نے کلہاڑا پکڑا اور مارنا شروع کر دیا۔

❀ ———— ❀ ———— ❀

❻ مذکورہ بالا سارے عمل کو دیکھنے والے لوگوں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے الفاظ یوں روایت کیے گئے ہیں:

① صحيح البخاري میں: فَإِنْ أَخَذُوا عَلَىٰ يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ ② صحيح البخاري کی ایک اور روایت میں: فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَىٰ أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا ③ جامع الترمذي اور مسند أحمد کی ایک روایت میں: فَإِنْ أَخَذُوا إِلَىٰ أَيْدِيهِمْ فَمَنَعُوهُمْ نَجَوْا جَمِيعًا وَإِنْ تَرَكُوهُمْ غَرِقُوا جَمِيعًا ④ مسند أحمد کی دوسری روایت میں: فَإِنْ تَرَكُوهُمْ وَأَمْرَهُمْ هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَىٰ

أَيْدِيهِمْ نَجَوْا جَمِيعًا ③ مسند أحمد کی تیسری روایت میں: فَإِنْ أَخَذُوا عَلَىٰ أَيْدِيهِمْ فَمَنَعُوهُمْ نَجَوْا جَمِيعًا وَإِنْ تَرَكُوهُمْ هَلَكُوا جَمِيعًا ④ المعجم الأوسط میں: فَإِنْ مَنَعُوهُ سَلِمَ وَسَلِمُوا وَإِنْ تَرَكُوهُ غَرِقَ وَغَرِقُوا۔

حاصل معنی

اگر سوراخ نکالنے والے کو روک دیا جائے تو سب لوگ ڈوبنے سے بچ جائیں گے۔

مفہوم الحدیث

اللہ کی حدود پر کاربند رہنے والے اور اس کو پامال کرنے یا اس پر خاموشی اختیار کرنے والے کی مثال اسی طرح ہے کہ ایک کشتی پر کچھ لوگ سوار ہیں اور وہ کشتی کا نیچے اور اوپر والا حصہ بذریعہ قرعہ اندازی آپس میں بانٹ لیتے ہیں۔ اب جن لوگوں کو کشتی کی نیچے والی منزل ملی، انہیں پانی لینے کیلئے اوپر جانا پڑتا ہے جس سے بالائی منزل والوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ تب نیچے والے سوچتے ہیں کہ اگر ہم کشتی کے پیندے میں سوراخ کرلیں تو پانی حاصل کر سکتے ہیں اور اوپر والے بھی ایذا سے بچ جائیں گے۔ یہ سوچ کر ان میں سے ایک شخص کلہاڑا پکڑتا ہے اور کشتی کے پیندے میں مارنا شروع کر دیتا ہے۔ اب اس حالت میں دیکھنے والے لوگ اگر اسے نہیں روکتے بلکہ وہ اسے اچھا کام سمجھ کر خوش ہیں یا اُسے برا کام سمجھنے کے باوجود خاموش رہتے ہیں تو کشتی میں سوراخ پیدا ہونے سے سب لوگ ہلاک ہو جائیں گے جبکہ اگر اس کام کو روک دیا جائے تو کشتی میں سوار سب لوگ غرق ہونے سے بچ سکتے ہیں۔

فقہ الحدیث

① کشتی کی مثال بستی، شہر، ملک یا معاشرے کی ہے۔

② اس میں بسنے والے لوگ تین قسم کے ہیں: ❁ حدود اللہ پر قائم یعنی برائیوں کو روکنے والے۔ ❁ اُس میں واقع ہونے والے یعنی بُرائی کر گزرنے والے۔ ❁ برائی کو دیکھنے کے باوجود خاموشی اختیار کرنے والے جو برائی کرنے والے کو روکتے ٹوکتے نہیں۔

③ کسی کام کی تقسیم کیلئے قرعہ ڈالا جا سکتا ہے۔

④ بات سمجھانے کیلئے فرضی مثال دی جا سکتی ہے۔

⑤ صریح غلط اجتہاد کی نفی کی جا سکتی ہے۔

⑥ تھوڑے فائدے کیلئے کیا گیا اقدام جو معاشرے کی ہلاکت کا موجب بنے، روکا جا سکتا ہے۔

⑦ بسا اوقات اخلاص میں کیا جانے والا عمل اجتماعی ضرر رَسانی کا سبب بنتا ہے۔ ایسے میں اس عمل کی تنکیر و تغییر اجتماعی ذمہ داری ہے۔

⑧ اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر معاشرے کے ہر فرد پر واجب ہے۔

⑨ منکرات کے صدور پر افراد کا چپ رہنا یا مداہنت اختیار کرنا اجتماعی گناہ ہے جس کی سزا دونوں کیلئے ہلاکت ہے۔